وہ یہ سمجھتا تھا دنیا کو میں چکر دے دوں گا
خود چکر میں گھن چکر تھا مرزا کادیاں والا

میرے بعد نبی نہ ہوگا آقا نے فرمایا
کون یہ مانے پیغمبر تھا مرزا کادیاں والا

کاشف اُس کو یاد نہیں تھا موت ہے اک دن آنی
کوئی کہے ایسا کیونکر تھا مرزا کادیاں والا

خادم حسین

شرابی جو ہے

یہ شہر یاراں ہیں جیب کترے، خراج لینا یہ چاہتے ہیں
کہ سود، رشوت کی لعنتوں کو رواج دینا یہ چاہتے ہیں

ہے رعنا، رامے، غزارہ بانو فراز و فہمیدہ عاصمہ سا
جو لنگڑم، لولا لور اندھا کانا سماج دینا یہ چاہتے ہیں

یہ قتل و "یا برگری" سے لے کر پولس کے ظلم و ستم کو دیکھو
کہ غنڈہ گردوں کے بادشاہوں کو تاج دینا یہ چاہتے ہیں

شرابی جو ہے، یہ رندزادے، سراپا شیطاں، یہ مال زادے
جو جاہلیت کی کل تھیں باتیں، وہ آج دینا یہ چاہتے ہیں

وہ "راک وڈ" کے محل سے لے کر، مراج فاٹر خرید نے تک
بس "اندھی کھیلو" کا، چھینا جھپٹی کا رلج دینا یہ چاہتے ہیں

یہ فر و کشور، شراب زادے، کریہہ، بدرو، کلال زادے
بنام بھٹو، خباثتوں کو رولج دینا یہ چاہتے ہیں

وہ "لودھی اظہر" کہاں ہے، یارو؟ "سہیل اظہر" سے جا کے پوچھو
حرام خوروں کو نامِ نامی جو "حلج" دینا یہ چاہتے ہیں

تم اچھلو کودو یا ناچو گاؤ، اے "ہے جمالو" کی پیدلوارو!
کہ بالا خانوں کا پرتعیش مزلج دینا یہ چاہتے ہیں

بفیضِ شورش، بلارعایت، یہ نظم میں نے لکھی ہے شاہ جی!
قلم فروشوں کو تودگرنہ، اناج دینا یہ چاہتے ہیں

نشاطِ ہستی جو چاہتے ہیں، ضمیر بیچیں، ضمیر کچلیں
ضمیر ثابت رہا اگر تو، خراج دینا یہ چاہتے ہیں

❖ ❖ ❖